سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

جمعرات،25۔فروری2016

(یوم الخمیس،16۔جمادی الاوّل1437ھ)

سولھویں اسمبلی:انیسواں اجلاس

جلد19:شمارہ 20

1961

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 25۔فروری 2016

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات خزانہ اور تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ برائے سال 12-2011 پر بحث

ایک وزیر پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ برائے سال 12-2011 پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

1963

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

جمعرات،25۔فروری 2016

(یوم الخمیس،16۔جمادی الاوّل 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

تَبٰرَكَ الَّذِیۡ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوۡجًا وَّ جَعَلَ فِیۡهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِیۡرًا ﴿۶۱﴾
وَ هُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ الَّیۡلَ وَ النَّهَارَ خِلۡفَةً لِّمَنۡ اَرَادَ اَنۡ یَّذَّكَّرَ اَوۡ اَرَادَ شُكُوۡرًا ﴿۶۲﴾
وَ عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ هَوۡنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الۡجٰهِلُوۡنَ
قَالُوۡا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَ الَّذِیۡنَ یَبِیۡتُوۡنَ لِرَبِّهِمۡ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ﴿۶۴﴾
وَ الَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ٭ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ
غَرَامًا ﴿۶۵﴾ۖ اِنَّهَا سَآءَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۶۶﴾

سُوۡرَةُ الفُرقان آیات 61 تا 66

اور (اللہ) بڑی برکت والا ہے جس نے آسمانوں میں برج بنائے اور ان میں (آفتاب کا نہایت روشن) چراغ اور چمکتا ہوا چاند بھی بنایا(61)اور وہی تو ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا۔یہ (باتیں)اس شخص کے لئے جو غور کرنا چاہے یا شکر گزاری کا ارادہ کرے(سوچنے اور سمجھنے کی ہیں)(62)اور اللہ کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو سلام کہتے ہیں(63)اور جو وہ اپنے پروردگار کے آگے سجدے کر کے اور (عجز و ادب سے) کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں(64)اور وہ جو دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار! دوزخ کے عذاب کو ہم سے دور رکھیو کہ اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے(65)اور دوزخ ٹھیرنے اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے(66)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جس کی دربار محمد میں رسائی ہوگی
اُس کی قسمت پر فدا ساری خدائی ہوگی
سانس لیتا ہوں تو آتی ہے مہک طیبہ کی
یہ ہوا کوچہ سرکار سے آئی ہوگی
چاند قدموں پہ گرا اُن کا اشارہ جو ہُوا
وہ بھی کیا وقت تھا جب انگلی اُٹھائی ہوگی
تجھ سے کچھ بھی نہ نکیروں نے ظہوری پوچھا
قبر میں نعتِ نبی تو نے سنائی ہوگی

سوالات

(محکمہ جات خزانہ اور تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات تحفظ ماحول اور خزانہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر112 میاں نصیر احمد کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر4887 باؤ اختر علی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر5547 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!مجھے ذرا اس سوال کی detail دیکھ لینے دیجئے میں اس سوال کو بعد میں کر لوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!سوال کا نمبر بولیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!سوال نمبر6433 ہے، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: فضائی و آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل

*6433: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں موجود تحفظ ماحول کے محکمہ نے شہر لاہور میں فضائی آلودگی پر کنٹرول پانے کے لئے سال2014 کے دوران جو اقدامات اٹھائے ان کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے محکمہ نے کیا کیا تدابیر اختیار کیں نیز آبی آلودگی پیدا کرنے والے عوامل کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے اپنے ضلعی دفتر کے ذریعے سال 2014 میں پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 (ترمیمی 2012) اور پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت 265 صنعتی یونٹوں کے خلاف کارروائی کی۔ اس کارروائی کے نتیجے میں 190 صنعتی یونٹ جو کہ فضائی آلودگی پھیلانے کا باعث تھے وہ "Air Pollution Control Devices" لگا چکے ہیں۔

(ب) ضلع لاہور میں آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول نے ضلع بھر میں موجود ایسے کارخانے جو آبی آلودگی پھیلانے کا باعث ہیں ان کے خلاف پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 (ترمیمی 2012) کے تحت کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 323 یونٹس کو ٹریٹ (انوائر نمنٹ پروٹیکشن آرڈرز) جاری کئے اس وقت 42 یونٹس میں آلودہ پانی کو ٹریٹ کرنے کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹس لگ چکے ہیں جبکہ ایسے یونٹس جو کہ EPOs پر عملدرآمد نہیں کر رہے ہیں ان کے خلاف پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 (ترمیمی 2012) کے تحت کارروائی جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ ضلع لاہور میں موجودہ تحفظ ماحول کے محکمہ نے شہر لاہور میں فضائی آلودگی پر کنٹرول پانے کے لئے سال 2014 کے دوران جو اقدامات اٹھائے ان کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟ منسٹر صاحبہ یہ بتائیں گی کہ آلودگی کی تعریف کیا ہے اور ضلع لاہور میں پچھلے چار سالوں کے دوران جو بدترین فضائی آلودگی میٹرو بس اور آج کل اورنج لائن ٹرین کے ذریعے سے ہے، کیا اس کو کنٹرول کرنے کے لئے بھی کوئی اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: اللہ اکبر۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہ نواز خان): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! pollution دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک pollution وہ ہوتی ہے جو فیکٹری کے smoke یا Coal کی carbon emission سے ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری pollution پانی کی گندگی کے ساتھ ہوتی ہے۔ اب پنجاب میں اور لاہور میں دونوں pollutions پائی جاتی ہیں۔ We have carbon emissions and we also have the waste water pollution اگر اندازہ کیا جائے تو ہمارے پنجاب یا پاکستان میں جو carbon emissions ہے وہ باہر کے ممالک سے بہت کم ہے۔ We are not highest in carbon emissions but at the same time ہماری pollution اتنی ہے کہ ہم نے اس کو کنٹرول کرنا ہے کیونکہ آگے climate change کا بھی معاملہ آ رہا ہے۔ دنیا کی بہت بڑی توجہ climate change کی طرف ہے تو we have to reduce a carbon emissions. اس کو ہم نے کیسے کنٹرول کرنا ہے اس کے بھی طریق کار ہوتے ہیں۔ یہ پھر لمبی بحث چلی جائے گی You want to be give short answer or long answer I can give both to you. لیکن وہ کارخانے جہاں carbon emission ہوتی ہے وہاں devices install ہوتی ہیں جو emissions کو کم کرتی ہیں بلکہ تقریباً ختم کر دیتی ہیں۔ جو ساہیوال میں coal plant لگ رہا ہے اس میں نئی ٹیکنالوجی ہے جس سے بہت کم carbon emissions ہوں گی۔ جو یہ میٹرو بس کی بات کر رہے ہیں تو میٹرو بس کا یہ ہو گا کہ ہر بندہ کار یا رکشا سے سواری کرتا ہے۔ میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین انشاء اللہ جب چلے گی تو اس سے آپ کی carbon emissions کم ہوں گی کیونکہ یہ گاڑیوں کی smoke کے ساتھ ہوتا ہے۔ Individual travel کرنے کی بجائے جب ایک بس میں بہت سارے لوگ travel کریں گے تو carbon emissions کم ہو گی۔

جناب سپیکر! دوسرا پانی کی pollution ہے۔ ہماری سب سے بڑی ہڈیارہ ڈرین ہے جو انڈیا سے چلتی ہے وہ فیکٹریوں کی pollution لے کر آتی ہے۔ وہ pollutions اتنی زیادہ تو نہیں ہوتیں لیکن جب ہڈیارہ ڈرین پاکستان میں داخل ہوتی ہے تو ہماری فیکٹریوں اور میونسپل کمیٹیوں کی گندگی اس میں شامل ہونا شروع ہو جاتی ہے اس کے لئے ہمیں بہت بڑے water plant کی ضرورت ہے۔ ہم انڈسٹری کو یا تو اپنے انڈسٹری زون میں لے جائیں جہاں ایک واٹر پلانٹ ہو جو سارے پانی کو صاف کر کے بڑی ڈرین میں بھیجے۔ اس طرح ہم water pollution کو کم کر سکتے ہیں مگر اس کے باوجود

بہت سارے کارخانے ایسے ہیں جنہوں نے waste water کو صاف کرنے کے لئے بھی پلانٹس لگائے ہوئے ہیں اور carbon emissions کو بھی reduce کرنے کے لئے پلانٹس لگائے ہوئے ہیں۔ It is a big project we have this problem ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ:

Department has overcome but they are working in their up to works that.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو پلانٹس شہری آبادیوں کے اندر لگے ہوئے ہیں، وحدت روڈ پر علامہ اقبال ٹاؤن، مصطفیٰ ٹاؤن اور منصورہ سے ملحقہ جو آبادیاں ہیں وہاں اورنج لائن ٹرین کے لئے asphalt plant ہے۔اس کی وجہ سے لوگ پچھلے چھ ماہ سے مسلسل بیماریوں کا شکار ہیں، وہ مظاہرے کر رہے ہیں کہ اس کو کسی کھلی جگہ پر لگایا جائے۔کیا منسٹر صاحبہ یہ بتائیں گی کہ کیا ان کا وہاں سے asphalt plant تبدیل کرنے کا پروگرام ہے؟ وہ آلودگی ہر روز گھروں میں جاتی ہے، ہر روز گھروں میں گرد و غبار کی تہہ جمی ہوتی ہے اور بالکل thick populated area کے اندر اس طرح کے asphalt plant کا لگائے جانا، وہ بھی کوئی ایک آدھ مہینے کے لئے نہیں ہے بلکہ زیادہ عرصہ کے لئے ہے۔اگر وہ پلانٹ سالہا سال تک لگا رہے گا تو کتنی پریشانی ہوگی۔

جناب سپیکر! میں اس بارے میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آیا منسٹر صاحبہ اسے آلودگی پھیلانے والا سمجھتی ہیں یا نہیں، اگر سمجھتی ہیں تو اس کو وہاں سے تبدیل کرکے کھلی جگہ لے جانے کا کوئی پروگرام ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! انہوں نے جس پلانٹ کی بات کی ہے قانون کے تحت اس کے خلاف ایکشن ہوگا، اگر قانون کے تحت بند کرانا بھی پڑا تو ہم کریں گے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ ہم آلودگی بڑھانا چاہتے ہیں بلکہ ہم اس کو کم کرنا چاہتے ہیں۔اس سلسلے میں جو بھی اپوزیشن لیڈر کی suggestions ہوں گی تو Good suggestions will always take them in a positive manner. جیسا کہ انہوں نے گھروں کی گندگی کے بارے میں کہا تو آپ کو پتا ہے کہ یہاں پر ساری garbage collection ہوتی ہے اور اس کے دو پلانٹ محمود بوٹی میں لگے ہوئے ہیں۔ میں نے خود وہاں جا کر جائزہ لیا تھا اور وہ سارے garbage کو they convert

جس میں perishable garbage ہوتا ہے وہ کھاد بن جاتی ہے into fuel and the other
اور وہ کھاد استعمال ہوتی ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ جتنی ہماری گندگی، آلودگی ہے اس کو کم بھی کریں اور
دوسرا ہمیں اپنے بچوں اور coming generation میں sense دینی پڑے گی کہ گھروں اور
سڑکوں کی صفائی،
Knock to factories to look after plants it is a big thing you know and we have to teach people how to go on to this.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے کہ جز(ب) ضلع لاہور میں آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے محکمہ نے کیا کیا تدابیر اختیار کی ہیں نیز آبی آلودگی پیدا کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟ میری constituency علامہ اقبال ٹاؤن کے اندر ایک برساتی نالہ ہے جو کہ ایل ڈی اے کی پلاننگ کے اندر تھا۔ آج سے چند سال پہلے اس میں مختلف آبادیاں یعنی تقریباً 50 آبادیوں کا گندا پانی چھوڑ دیا گیا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف تعفن پھیل رہا ہے بلکہ اسی نالے کے اوپر ہی ایک گلشن اقبال پارک ہے جس میں پورے پنجاب سے بھی لوگ آتے ہیں تو وزیر صاحبہ بیان فرمائیں گی کہ اس کی اوریجنل حالت میں واپس لانے کے لئے حکومت کوئی اقدامات کر سکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! بتائیں۔

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! our department is basically regulatory department، جیسے میں مثال دیتی ہوں کہ ہم کئی چیزوں کو خود درست کریں۔ Where department is dealing with those issues. ان ڈیپارٹمنٹ نے اسے درست کرنا ہوتا ہے۔ ہم regulate کرتے ہیں اور point out کرتے ہیں کہ یہاں آلودگی اور گندگی ہے تو اس کو ختم کیا جائے but department does not deal with these bigger issues on that front. مگر ہماری پھر بھی کوشش یہی ہوتی ہے کہ ہم متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو بتائیں کہ آپ کے اس طرح کے مسائل ہیں ان کو درست کریں اور بالکل اس کو درست کیا جائے گا۔ جیسے آپ نے point out کیا ہے
We will take notice of this and will definitely do better.

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر5290 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ سے متعلقہ تفصیلات

*5290: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تعینات عملہ کا نام وعہدہ مع تاریخ تعیناتی ایوان کو فراہم کی جائے ؟

(ب) کیا محکمانہ قواعد کے مطابق ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفس میں تعیناتی کے لئے ڈومیسائل کی کوئی شرط موجود ہے ؟

(ج) کیا محکمانہ قواعد کے مطابق ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس کے ملازمین کے لئے ایک جگہ پر تعیناتی کے لئے کوئی مدت مقرر ہے ؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ملازمین کی طویل عرصہ تعیناتی کی وجہ سے دیگر شہریوں کے لئے شدید طور پر باعث آزار ہیں اور بہت ساری شکایات پیدا ہو رہی ہیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 51 ملازمین تعینات ہیں جن میں سے 36 ملازمین صوبہ پنجاب اکاؤنٹس گروپ کے ہیں جن کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول فنانس ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے پاس ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ 15 ملازمین کا تعلق آڈٹ گروپ سے ہے جن کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول وفاقی حکومت اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے پاس ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب حکومت کے زیر انتظام اکاؤنٹس آفس میں تعیناتی کے لئے نان گزیٹڈ ملازمین کو ان کے رہائشی ضلع میں تعینات کرنے پر ترجیح دی جاتی ہے تاکہ وہ معاشی طور پر زیر بار نہ ہوں جبکہ گزیٹڈ ملازمین کو ان کے رہائشی ضلع میں تعینات نہیں کیا جاتا لیکن مخصوص حالات میں قواعد وضوابط کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے رہائشی ضلع میں بھی تعینات کر دیا جاتا ہے۔

(ج) فنانس ڈیپارٹمنٹ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس کے ملازمین کی تعیناتی حکومت کے مقرر کردہ قواعد وضوابط کے مطابق کرتا ہے۔ سینئر اہلکاران کو ان ہی کے ضلع میں تعیناتی کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے لیکن مخصوص حالات میں قواعد وضوابط کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے رہائشی ضلع میں بھی تعینات کر دیا جاتا ہے۔ البتہ ماتحت عملہ کو ان کے رہائشی ضلع میں ہی تعینات کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ وہ معاشی طور پر زیر بار نہ ہوں اور وہ اپنی سروس کا بیشتر حصہ اپنے ہی ضلع میں تعینات رہتے ہیں۔

(د) اگر کسی ملازم کے خلاف کرپشن یا مالی بے ضابطگی کی کوئی شکایت موصول ہو تو اس کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور اسے انتظامی وجوہات کی بناء پر دوسرے ضلع میں بھی تعینات کر دیا جاتا ہے۔ البتہ وفاقی حکومت کے زیر انتظام عملہ کی رپورٹ اے جی آفس کو کر دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے 31۔اکتوبر 2014 کو سوال جمع کرایا تھا اور 11۔فروری 2015 کو تقریباً 16 ماہ بعد اس کا جواب موصول ہوا ہے۔ اس کا ضمیمہ (ب) میں 16 ماہ بعد بھی غلط جواب دیا گیا ہے۔ ان ملازمین کی جو لسٹ دی گئی ہے اس میں پہلا نام جس صاحب کا دیا گیا ہے وہ صاحب وہاں نہیں ہیں، کوئی اور صاحب serve کر رہے ہیں اور پچھلے کئی مہینوں سے موجود ہیں۔ اس لسٹ کے مطابق اس کا main بندہ درست نہیں ہوگا تو نیچے کیا صورتحال ہوگی؟

جناب سپیکر: جی، کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جو Head of department ہے اس کے بارے میں انفارمیشن غلط ہے تو نیچے والوں کا تو اللہ حافظ ہوگا۔

جناب سپیکر: جی، ان کی کون سی انفارمیشن غلط ہے؟ جس وقت محکمے کے سوالات کی باری آئے گی تو اس وقت سوال take up ہوگا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کا جواب 11۔فروری 2015 کو وصول ہوا ہے اور تقریباً آٹھ ماہ سے وہاں کوئی اور اکاؤنٹس آفیسر کام کر رہا ہے جس طرح main لوگوں کا بتایا گیا ہے تو نیچے بھی اسی طرح کی انفارمیشن پاس ہوئی ہوں گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کی بات کا جواب دیں۔ وہ اس کی latest position پوچھ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ معزز ممبر کو بہت جلد latest position منگوا کر دیتے ہیں لیکن آپ کو پتا ہے کہ جب یہ سوال محکمے کو آتے ہیں تو ان کا procedures تھوڑا لمبا ہوتا ہے۔ By chance جب اسمبلی کا اجلاس ہو تو اس میں ہر محکمے کو فوری طور پر ٹائم نہیں ملتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ بجٹ اجلاس کے بعد ہمیں دوسری دفعہ ٹائم ملا ہے تو انشاء اللہ کوشش کر کے جلد سے جلد latest position منگوا کر دیتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کا جواب 11- فروری کو وصول ہوا ہے تو میری آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش ہو گی کہ محکمے کو اتنا زیادہ defend نہ کریں۔ یہ جس طرح سے ایوان کو لے رہے ہیں اس سے نظر آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کو latest position کا پتا ہونا چاہئے۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! اصل میں جو محکمے سے جواب آیا ہے میں کوشش کر رہا ہوں کہ یہاں present کروں۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ تو اس وقت کی پوزیشن ہے۔ اب کیا پوزیشن ہے وہ بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! transfer اور posting تو ہوتی رہتی ہے لیکن ممکن ہے کہ ان سے کوئی غلطی ہو گئی ہو کیونکہ کوئی دانستہ طور پر تو ایسا نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات ایسے کیسے مان لوں، آپ کوئی positive بات کریں اور آپ کے پاس انفارمیشن ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! اس بارے میں انفارمیشن نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: یہ سوال تو pending ہو چکا ہے۔ اب اگلا سوال نمبر 5825 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جائے کیونکہ وہ بیمار ہیں۔ اگلا سوال نمبر 6448 چودھری اشرف علی انصاری نے بھی کہا ہے میرا سوال pending کر دیا جائے اور وہ اس کے لئے request کر کے گئے ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 6010 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ و اسسٹنٹ کی اسامیاں اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6010: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے صرف موجودہ سپرنٹنڈنٹ کو بی ایس۔17 کا نوٹیفکیشن کیا ہے اور بقیہ کو تین سال انتظار کرنا پڑے گا جبکہ حکومت پاکستان اور دوسرے صوبوں نے سیٹ اپ گریڈ کر دی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا اور سندھ کی حکومتوں نے بھی اپنے تمام اسسٹنٹس بی پی ایس۔14 کو بھی گریڈ 16 دے دیا ہے مگر صوبہ پنجاب میں ابھی تک اسسٹنٹس کو گریڈ 16 نہیں دیا گیا؟

(ج) کیا حکومت پنجاب بھی اسسٹنٹس کو گریڈ 16 دینے اور سپرنٹنڈنٹس کی اسامی بی ایس۔17 میں اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے سپرنٹنڈنٹ کی اسامیوں پر کام کرنے والوں کو بی ایس۔17 دینے کا نوٹیفکیشن کیا ہے اور بعد میں ترقی پانے والے سپرنٹنڈنٹ حضرات کو اس اسامی کا تجربہ حاصل کرنے کے لئے تین سال کی شرط عائد کی ہے۔ یہی پالیسی حکومت پاکستان میں رائج ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا، بلوچستان اور سندھ میں سپرنٹنڈنٹ کی اسامیوں کو گریڈ 17 دیا ہے۔

(ب) صرف صوبہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان نے اسسٹنٹس کی اسامیوں کو گریڈ 16 دیا ہے جبکہ صوبہ سندھ میں اسسٹنٹ کی اسامی گریڈ 14 میں ہے۔

(ج) آئین میں اٹھارہویں ترمیم کے بعد تمام صوبے پالیسیاں بنانے میں خود مختار ہیں۔مزید برآں پنجاب حکومت کی پالیسی وفاقی حکومت کے مطابق ہے لہٰذا پنجاب حکومت کا اس پالیسی میں کوئی تبدیلی کا ارادہ نہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب پنجاب حکومت نے سپرنٹنڈنٹ کا بی ایس۔17 کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے اور دوسرے صوبوں میں بھی ہو گیا ہے لیکن صوبہ پنجاب میں اسسٹنٹ کی پوسٹ کو اپ گریڈ نہیں کیا جا رہا کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم ان پوسٹوں کو اپ گریڈ نہیں کر سکتے۔انہوں نے مزید کہا ہے کہ پنجاب حکومت کی پالیسی وفاقی حکومت کے مطابق ہے جبکہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ وفاقی حکومت کے پابند نہیں ہیں اور صوبے خود مختار ہیں تو مجھے یہ بتایا جائے کہ اسسٹنٹ کی پوسٹ کو کیوں اپ گریڈ نہیں کیا جا رہا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر!اسسٹنٹ کی پوسٹ کو گریڈ 16 میں اپ گریڈ کر دیا گیا ہے اور سپرنٹنڈنٹ کی پوسٹ کو گریڈ 17 میں اپ گریڈ کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔بہت شکریہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!اس کے جواب میں تو بتایا ہے کہ ہم اپ گریڈ نہیں کر سکتے۔۔۔

جناب سپیکر: جب جواب آیا ہے تو اس وقت یہ پوسٹیں اپ گریڈ نہیں کی گئی تھیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر!انہوں نے جز(ب) میں بتایا ہے کہ صرف صوبہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان نے اسسٹنٹس کی اسامیوں کو گریڈ 16 دیا ہے جبکہ صوبہ سندھ میں اسسٹنٹ کی اسامی گریڈ 14 میں ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کو latest position بتا رہے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! انہوں نے نیچے جز(ج) بتایا ہے کہ پنجاب حکومت کی پالیسی وفاقی حکومت کے مطابق ہے لہٰذا پنجاب حکومت کا اس پالیسی میں کوئی تبدیلی کا ارادہ نہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے تبدیلی کر دی ہے تو پہلے ارادہ کیوں نہیں تھا اور اب کیوں ارادہ بن گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! اس میں تبدیلی ہو چکی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! تبدیلی والے بہت ہیں تو آپ کی کون سی تبدیلی ہے؟

جناب سپیکر: جی، یہ تبدیلی گریڈ میں اپ گریڈیشن کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! یہ گریڈ16 اور گریڈ17 کی تبدیلی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 6638 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کھاڑک سٹاپ سے فیکٹری کو باہر منتقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6638: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان روڈ کھاڑک سٹاپ پر بجلی کے تار اور پلاسٹک کی اشیاء تیار کرنے والی متعدد فیکٹریاں قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فیکٹریوں اور کارخانوں کے شور اور آلودگی کی وجہ سے علاقہ مکین سخت کرب میں مبتلا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ علاقہ مکینوں نے فیکٹریوں کی شہر سے باہر منتقلی کے لئے ڈی سی او سے متعدد مرتبہ استدعا کی لیکن تاحال کوئی کارروائی نہ ہوئی ہے؟

(د) کیا حکومت ان فیکٹریوں کو شہر سے باہر انڈسٹریل زون میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ملتان روڈ کھاڑک سٹاپ پر بجلی کے تار تیار کرنے والی صرف ایک فیکٹری موجود ہے جو کہ عزیز کیبلز کے نام سے قائم ہے۔

(ب) مذکورہ فیکٹری کے جنریٹروں کی وجہ سے ارد گرد کے ہمسایوں کے لئے بجلی کی لوڈشیڈنگ کے دوران مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔

(ج) علاقہ مکینوں کی طرف سے مندرجہ بالا فیکٹری کے خلاف شکایت موصول ہونے پر محکمہ تحفظ ماحول نے کارروائی شروع کی۔ پنجاب انوائرمینٹل پروٹیکشن ایکٹ 1997(ترمیمی 2012)کے تحت فیکٹری مالکان کو دوHearing Noticeجاری کئے گئے تفصیل (Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ قانونی تقاضے مکمل کرنے کے لئے فیکٹری کے مالکان کو مورخہ19.07.2015،25.08.2015اور07.01.2016کوHearing کے لئے بلایا گیا۔ فیکٹری کے مالک نے 07.01.2016 کو پیش ہو کر یہ بیان دیا کہ فیکٹری تقریباً30 سال سے وہاں کام کر رہی ہے اور کام کے دوران کسی قسم کی آلودگی، دھواں، شور پیدا نہیں ہوتا اور اس لئے کسی پڑوسی نے شکایت نہیں کی۔ مزید یہ کہ فیکٹری کا پلاٹ فروخت ہو چکا ہے اس لئے وہ فیکٹری کی جگہ کو فروری2016 کے آخر تک خالی کر دیں گے۔ مالک کی طرف سے محکمہ کو جمع کروایا گیا تحریری بیان(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) جز(د)کا جواب جز(الف و ج)میں دیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال کے جز(الف)کے حوالے سے یہ mention ہے کہ ملتان روڈ کھاڑک سٹاپ پر بجلی کے تار تیار کرنے والی صرف ایک فیکٹری موجود ہے جو کہ عزیز کیبلز کے نام سے قائم ہے جبکہ میرا سوال تھا کہ متعدد فیکٹریاں ہیں لیکن اس کا جواب آیا ہے کہ وہاں صرف ایک ہی فیکٹری ہے جو کہ عزیز کیبلز کے نام سے ہے۔ ابھی کچھ سال پہلے وہاں ایک فیکٹری میں دھماکا ہوا تھا جس میں بہت ساری انسانی جانیں ضائع ہوئی تھیں تو کیا وہ یہی فیکٹری تھی؟

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول(محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! یہاں فیکٹری ایک ہے جو کہ عزیز کیبلز کے نام سے ہے مگر میرا خیال ہے کہ اس میں دھماکا نہیں ہوا تھا۔ وہ ایک اور یونٹ تھا جس میں دھماکا ہوا تھا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پہلے سوال پر ہی جواب غلط ثابت ہو گیا کیونکہ اگر اس فیکٹری میں دھماکا نہیں ہوا تھا تو ملتان روڈ کھاڑک کے پاس دوسری کون سی فیکٹری تھی جہاں دھماکا ہوا تھا تو اس کا مطلب ہے کہ دوسری فیکٹری وہاں موجود ہے اور اسی طرح پہلے سوال کی جز غلط ثابت ہو گئی۔

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! انہوں نے سوال میں بات کی ہے میں اس کا جواب دیتی ہوں کہ یہ ایک فیکٹری ہے مگر انہوں نے فیکٹری سے متعلق زیادہ سوال پوچھے ہیں کہ عوام کو اس سے زیادہ پریشانی ہوتی ہے اور وہاں شور ہوتا ہے کیونکہ لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے جس کی وجہ سے لوگ disturb ہوتے ہیں۔

There is one other factory which is almost not there anymore because these factories are being shifted to other areas.

اور یہ فیکٹری بھی شفٹ ہو رہی ہے اس مہینے کے آخر تک اس کو legal notice دے دیا گیا ہے کہ آپ ان علاقوں سے شفٹ کر جائیں۔ اگر کوئی چھوٹے یونٹس ہیں there are all being shifted because یہ یونٹس عوام کے لئے they are creating disturbances, noise and pollution اور ویسے بھی میں سمجھتی ہوں اور محکمہ تحفظ ماحول سمجھتا ہے کہ ان فیکٹریوں کو یہاں پر نہیں ہونا چاہئے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں وزیر صاحبہ سے دوسرا ضمنی سوال پوچھنا چاہوں گی کہ جز (ج) میں یہ بتایا گیا ہے کہ ڈی سی او کے پاس متعدد بار اس کے خلاف درخواستیں گئی ہیں لیکن اس پر ڈی سی او صاحب نے عملدرآمد نہیں کیا البتہ یہ بتایا گیا ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول نے اس پر ایکشن ضرور لیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ عوام کی شکایات پر ایکشن نہ لینے کی وجہ سے ڈی سی او صاحب کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: اگر سوال میں آپ نے پوچھا ہوتا تو وہ ضرور اس کا جواب بھی دے دیتے۔

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں عرض کر رہی ہوں کہ یہ فیکٹری یہاں سے ختم ہو کر ہو کر جا رہی ہیں، یہ ان کے لئے سزا سمجھیں یا جزا سمجھیں

I don't know what they are going to shift till the end of this month. The process is taking place because they have been given a legal notice to shift out

اور اس کے سارے کاغذات آپ کے سوال کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔وہ بھی آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ کارخانے اب وہاں نہیں رہیں گے۔

Whatever the problems are they are going to be taken care of because they are shifting out.

محترمہ سعدیہ سہیل رانا:جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ فیکٹری کو یہاں سے ہٹانے میں تیس سال لگ گئے اور اب فروری کی تاریخ دی گئی ہے۔امید ہے کہ فروری میں یہ شفٹ ہو جائیں گے۔ وزیر صاحبہ جو اس وقت جواب دے رہی ہیں وہ میرے لئے اتنی قابل احترام ہیں کہ ان کو پریشان کرنے کا میرا دل ہی نہیں چاہتا لیکن میں چاہتی ہوں کہ ہم make sure کر لیں کیونکہ میرے علم کے مطابق وہاں پر بہت سارے لوگوں نے اپنے گھروں میں فیکٹری ٹائپ کے یونٹس بنائے ہوئے ہیں جو کہ انسانی صحت کے لئے بہت زیادہ نقصان دہ ہیں اور خاص طور پر پلاسٹک بیگز پر تو ہمیں پابندی لگا دینی چاہئے کیونکہ یہ صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ میں اپنی معزز منسٹر صاحبہ کے اعزاز میں مزید کوئی سوال نہیں کرنا چاہتی۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہ نواز خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے آج ایک کارخانے کے بارے میں سوال کیا تھا جس کا جواب ہم نے دے دیا ہے مگر جہاں تک پلاسٹک بیگ کی بات کی گئی ہے اس بارے میں عرض کروں گی کہ:

We are very much aware and that is a big, big eye-sight for us and it is something which the Environment Department is giving priority to the plastic bags. We are working on them. We want to finish them off.

جناب سپیکر! ایک دم ہم ان کو ختم نہیں کر سکتے کیونکہ لوگوں کا روزگار اس کے ساتھ وابستہ ہے۔ آہستہ، آہستہ ہم اس کو take up کریں گے۔ ابھی ہماری ان کے ساتھ ایک میٹنگ ہوئی ہے ہم نے ان سے کہا ہے کہ آپ اس میٹیریل کو ایسا بنائیں جو disintegrate ہو جائے، اگر for the being time آپ وہ بھی نہیں کر سکتے تو اس کی thickness کو زیادہ کر دیا جائے تاکہ لوگ اس شاپنگ بیگ کو پھینکیں نہیں اور جب اس کی thickness زیادہ ہوگی تو لوگ سنبھال کر رکھیں گے اور دوبارہ اسے شاپنگ کے لئے استعمال کریں گے۔

Finish the plastic bags. So we have to reduce the plastic bags and ultimately are have to finish the plastic bags totally.

جتنا معزز ممبر کو اس کا فکر ہے شاید:

I am even more concerned about you because from all point of view, I think the plastic bags should not continue. They should be changed to something else, but for the time being we have to…

جناب سپیکر! ہمیں خیال کرنا پڑتا ہے کہ یہ چھوٹی چھوٹی انڈسٹریز ہوتی ہیں اور یہ لوگ اس سے پیسا کماتے ہیں اور ہم ان کا totally چولہا بند نہیں کر سکتے۔ آہستہ آہستہ ہم اس مسئلے کو resolve کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپ لوگوں کے روزگار کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ محترمہ! اب ہم آگے چلیں؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں اس میں ایک add point کرنا چاہتی ہوں کہ میری وزیر صاحبہ نے جو کہا کہ ہم اس کو آہستہ آہستہ ختم کر رہے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ جو چیزیں انسانی زندگی کے لئے اتنا بڑا خطرہ ہیں اور ہمارے پورے genesis system جو اس وقت flap نظر آتے ہیں اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ اس کا بہت آسان طریقہ یہ ہے کہ اس کی جگہ پہلے جو کاغذ کے لفافے استعمال ہوتے تھے وہ بنانا شروع کر دیں۔ پلاسٹک بیگ چاہے thicker یا thin ہو وہ انسانی زندگی کے لئے ماحول کے لئے زہر کا کام کر رہے ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ اس پر نظر ثانی کی جائے کیونکہ یہ بہت اہم issue ہے، انسانی جان سے قیمتی کوئی چیز نہیں ہے اور یہ اس کو direct effect کرتے ہیں۔ شکریہ

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ:

We are working towards that. We can't do it immediately. It is good to take a bit of time and we really think

اور ہم نے اس کو priority دی ہوئی ہے اور یہ ہو گا۔ابھی ہماری معزز ممبر محترمہ سعدیہ سہیل رانا!
It should satisfy her now.

جناب سپیکر: محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی انصاری کے سوال کو pending کیا جائے۔اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 7142 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: تحفظ ماحول کے انسپکٹرز سے متعلقہ تفصیل

*7142: **ڈاکٹر مراد راس:** کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں محکمہ تحفظ ماحول میں فضائی آلودگی کے خاتمے کے لئے کتنے انسپکٹر کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں نیز ان کو کون کون سا ایریا دیا گیا ہے؟

(ب) ان ملازمین نے اس ضلع میں فضائی آلودگی کے خاتمے کے لئے کن کن اداروں، فیکٹریوں اور گاڑیوں کے کتنے چالان کئے، تفصیل جنوری 2014 سے آج تک کی فراہم کی جائے؟

(ج) ان چالانوں سے حکومت کو کتنی آمدن ہوئی؟

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) لاہور میں ڈسٹرکٹ آفیسر (تحفظ ماحول) کی سرپرستی میں آٹھ انسپکٹر کام کر رہے ہیں۔اِن انسپکٹرز کے ذمے فضائی اور آبی آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کا سروے کرنا اور انسپکشن رپورٹ تیار کرنے کے علاوہ ڈینگی کے خاتمے کے لئے ٹائر شاپس، کباڑ خانے، نرسریاں، اور انڈر کنسٹرکشن عمارتوں کا معائنہ کرنا اور اُن کے خلاف کارروائی کرنا بھی شامل ہے۔اِن انسپکٹر کے عہدہ، گریڈ اور ایریا کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	ایریا
1	جاوید اقبال	انسپکٹر	13	گلبرگ
2	علی رضا	انسپکٹر	13	عزیز بھٹی ٹاؤن
3	عبدالحفیظ فاروقی	انسپکٹر	13	نشتر ٹاؤن

4	محمد حسنین	انسپکٹر	13	راوی ٹاؤن
5	کامران طفیل	انسپکٹر	13	شالامار واہگہ ٹاؤن
6	طلعت ریاض	انسپکٹر	13	سمن آباد ٹاؤن
7	محمد ممتاز	انسپکٹر	13	علامہ اقبال ٹاؤن
8	فہیم رضا شاہ	انسپکٹر	13	داتا گنج بخش ٹاؤن

(ب) محکمہ تحفظ ماحول کے انسپکٹرز فیکٹریوں کا سروے کرنے کے بعد ان کی Site Inspection Report بناتے ہیں جس کے بعد محکمہ تحفظ ماحول "پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 (ترمیمی 2012) کے تحت فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کرتا ہے۔ 15-2014 کے دوران فضائی اور آبی آلودگی پیدا کرنے والی 245 فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ ان فیکٹریوں کی سروے رپورٹ آنے کے بعد ان کو ذاتی شنوائی کا موقع دیا گیا اور اس کے بعد اُن کو آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے ضروری آلات نصب کرنے کے احکامات جاری کئے گے۔ ان فیکٹریوں کے نام اور ایڈریس کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں، ضلعی دفتر تحفظ ماحول لاہور نے شمالی لاہور میں واقع فضائی آلودگی کا باعث بننے والی سٹیل ملز / فونڈریز کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے اُنہیں آلودگی کنٹرول کرنے والے آلات لگانے پر مجبور کیا جس کے نتیجے میں 201 سٹیل ملز نے آلودگی کنٹرول کرنے والے آلات لگا لئے ہیں جس سے فضائی آلودگی میں کمی واقع ہوئی ہے۔ سٹیل ملز کی لسٹ Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ انسپکٹرز (تحفظ ماحول)، وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کی روشنی میں ڈینگی کے خلاف جاری مہم میں کام کرتے ہوئے، گاڑیوں کے خلاف کارروائی نہیں کر سکے۔ تاہم ٹریفک پولیس نے اپنے طور پر دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی جاری رکھی۔

(ج) جن فیکٹریوں نے محکمہ تحفظ ماحول کے جاری کردہ احکامات پر عمل نہیں کیا۔ محکمہ اُن کے چالان / کیس تیار کرکے ماحولیاتی عدالت "پنجاب ماحولیاتی ٹریبونل" کو بھجواتا ہے اور یہ عدالت جرمانہ عائد کرتی ہے۔ بھجوائے گئے کیس ابھی زیر سماعت ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) کے اندر آٹھ انسپکٹروں کے نام دیئے گئے ہیں، میں پہلے صرف یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ لاہور کے اندر جن فیکٹریوں کے خلاف آپریشن

کیا جارہا ہے ان کی تعداد 201 ہے مگر میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت لاہور کے اندر ٹوٹل فیکٹریاں کتنی ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! اگر آپ کے پاس اس کی تعداد ہے تو آپ بتادیں۔

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! جن فیکٹریوں کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے ان کی تعداد 201 ہے اور لاہور میں ٹوٹل فیکٹریاں 1700 ہیں۔ ان کو ہم بار بار نوٹسز بھی بھیج رہے ہیں اور اس سلسلے میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے جو ٹربیونل ہیں وہاں پر بھی ان کے cases گئے ہوئے ہیں۔

These cases are pending there and they are under process and the Tribunal will make final decision concerning these facts.

جناب سپیکر: انہوں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ فیکٹریوں کی کل تعداد کتنی ہے؟

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! فیکٹریوں کی تعداد کتنی ہے یا انسپکٹروں کی تعداد کتنی ہے؟.... We have eight inspectors

جناب سپیکر: انسپکٹروں کے جواب سے انہیں تسلی ہو گئی ہے وہ کہتے ہیں یہ ٹھیک ہیں۔

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: مگر وہ کہتے ہیں کہ ہمیں صرف یہ بتادیں کہ لاہور میں اس وقت کل کتنی فیکٹریاں ہیں؟

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! ان کی کل تعداد 1700 ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 1700 فیکٹریوں کے لئے کیا آٹھ انسپکٹر کافی ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! بالکل

He is right. They are not enough. But we have a staff of thirty three other people not inspectors but below the rank of inspectors

جو کام کر رہے ہیں But we are hiring more people because یہ کافی نہیں ہیں اس لئے کافی نہیں ہیں۔

Because Environment Department deals with even Dengue and other aspects of environment and I agree with you. They are not enough but we are going to hire more people.

جناب سپیکر: ان کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے آپ تیار ہیں یا اس میں آپ کو کوئی ٹائم لگے گا؟

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! آپ کو تو معلوم ہے کہ ہر چیز میں تھوڑا سا ٹائم لگتا ہے۔

But I think we are hiring them soon inshallah I can't give you the time limit at the moment but we will do it as soon as possible

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر مراد راس!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں صرف چاہتا ہوں کہ ایوان کو بھی تھوڑی سی details پتا چل جائے کیونکہ اس وقت لاہور میں 1700 فیکٹریاں ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ تقریباً 200 فیکٹریاں فی انسپکٹر آ رہی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ لوگ dengue میں بھی کام کر رہے ہیں اور میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ جب پولیو کا issue آتا ہے تب بھی یہی لوگ سامنے آتے ہیں اور ان پر بہت ساری responsibilities ڈالی جاتی ہیں لہٰذا میرا جز (ب) پر ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ گاڑیوں کے خلاف کارروائی نہیں کر سکے، سب سے نمبر ون issue جو اس وقت لاہور کے اندر ہے اگر آپ گاڑیوں میں سے دیکھیں، چنگچیوں، موٹر سائیکلوں، رکشوں بسوں میں سے جو smog آ رہی ہے، جواب میں تو انہوں نے بڑے آرام سے لکھ دیا ہے کہ اس پر ٹریفک پولیس کام کر رہی ہے حالانکہ کوئی کچھ نہیں کر رہا۔ باہر کے ملکوں کے اندر ہر سال آپ کو اپنا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ جمع کروانا ہوتا ہے اور اگر smog کا سرٹیفکیٹ جمع نہیں کروا رہے تو آپ کو اپنی گاڑی سڑک پر نہیں لے کر جانے دی جاتی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آخر ہم کب تک یہ سسٹم پاکستان میں لے کر آئیں گے؟

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! بالکل میں کہتی ہوں کہ ہمارے پاس قانون ہے، ٹریفک والے بھی ہمارے اس carbon emissions پر کام کر رہے ہیں اور ہمارے انسپکٹرز بھی کر رہے ہیں as I told you earlier we are a regulatory body. We just can't sort out you know اگر آپ یہ کہیں we point out these issues, we point out it to the transport people کہ آپ

carbon emissionنے کم کرنی ہے & I think they are working towards it
پہلے کچھ عرصہ بہت گیس سلنڈرز لگے تھے چونکہ زیادہ carbon emission ڈیزل اور پٹرول کے ساتھ ہوتی ہے لیکن
I think we have to work more on that and he has rightly pointed out that we have to reduce the carbon emission where the cars and vehicles are concerned and secondly

جیسے میں نے آپ سے کہا کہ even میٹرو بس کی بھی carbon emission ہو گی لیکن
You know these are things which are going to add to the reduction of the carbon emissions and definitely I agree with him on that point but we are working towards it and it is not so easy

کہ ہم چھ مہینے یا ایک سال میں کرلیں گے مگر ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہم ان carbon emission کی جتنی reduction کرلیں چونکہ یہ ہمارا concern نہیں بلکہ
The world is concerned about that and so are we.

جناب سپیکر: آپ کوشش اور تیز کر دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جس وقت گورنمنٹ نے seat belt impose کی تو میں آج کسی کو بھی سڑک پر سیٹ بیلٹ کے بغیر گاڑی چلاتے ہوئے نہیں دیکھتا اور یہ مہینوں کے اندر ہوا۔

جناب سپیکر: آپ خود استعمال کر رہے ہیں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جی، بالکل۔ میں پہلے نہیں کرتا تھا لیکن اب میں نے سیٹ بیلٹ استعمال کرنا شروع کر دی ہے۔

جناب سپیکر: اچھی بات ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جیسے اس کو دو تین مہینے کے اندر enforce کیا گیا اگر یہ چیز بھی اسی طرح enforce کی جائے جس طرح سیٹ بیلٹ enforce کی گئی ہے تو میرے خیال میں ہم اسے بھی مہینوں کے اندر کنٹرول میں لا سکتے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! I think it is a good suggestion also ہم کوشش کریں گے کہ جتنی carbon emission reduce کر سکیں۔ میں ایسے نہیں کہہ سکتی کہ اتنا وقت لگائیں گے یا اتنا I can't give you promise which we can't you know deliver on time. But we have to do it and we are going to do it لیکن میں آپ کو اتنا ضرور assure کروں گی کہ carbon emissions کی۔

Reduction is one of the major problems and which is not going to affect just Lahore but it is going to effect our future generations and we have to care for future generation because a lot of diseases; a lot of ill things come from all this pollution in the air pollution in the water and these are major concerns and the Government of the Punjab is trying to overcome.

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب شہزاد منشی کا ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 6206 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بورڈ آف ریونیو پنجاب کے ملازمین کو سپیشل الاؤنس دینے سے متعلقہ تفصیلات

*6206: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یکم جولائی 2009 سے پنجاب سول سیکرٹریٹ سٹاف کو 20 فیصد سپیشل الاؤنس دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسی طرح پنجاب بورڈ آف ریونیو سیکرٹریٹ کے ملازمین کو بھی مذکورہ الاؤنس دیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو کے ایک شعبہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ جو ریلیف کا کام سرانجام دیتا ہے؟

(د) کیا مذکورہ سٹاف کی اس الاؤنس سے محرومی ان سے زیادتی نہ ہے اگر ہاں تو حکومت کب تک اس زیادتی کے ازالے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) یہ درست ہے کہ سیکرٹریٹ ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنے والے ملازمین بشرطیکہ وہ تنخواہ بھی سیکرٹریٹ ڈیپارٹمنٹ سے لے رہے ہوں ان کو 20 فیصد سپیشل الاؤنس دیا گیا۔

(ب) بورڈ آف ریونیو چونکہ سیکرٹریٹ ڈیپارٹمنٹ ہے اس لئے اس کے ملازمین بھی یہ الاؤنس لے رہے ہیں۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ رولز آف بزنس کے تحت ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ سیکرٹریٹ ڈیپارٹمنٹ ہے، جبکہ پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی ایک ذیلی ادارہ ہے تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ چونکہ سیکرٹریٹ ڈیپارٹمنٹ ہے اس لئے اس کے ملازمین تو اس الاؤنس کا استحقاق رکھتے ہیں۔البتہ پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی چونکہ ایک ذیلی ادارہ ہے اس لئے موجودہ پالیسی کے تحت اس کے ملازمین اس کا استحقاق نہیں رکھتے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ یہ سیکرٹریٹ کا ڈیپارٹمنٹ ہے اسی طرح جز (د) میں بھی کہا گیا ہے کہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ بھی سیکرٹریٹ کا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ بورڈ آف ریونیو کے ملازمین کو تو الاؤنسز دیئے جا رہے ہیں لیکن ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کو الاؤنسز نہیں دیئے جا رہے کیا یہ ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین نہیں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! پنجاب ڈیزاسٹر ڈیپارٹمنٹ سیکرٹریٹ کا ڈیپارٹمنٹ ہے جبکہ پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ کا ذیلی ادارہ ہے اور ان کا کام بہت کم ہے as compared to secretariat employees اس لئے ان کے زیادہ کام اور زیادہ hours کی وجہ سے زیادہ تنخواہ دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری طرف پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ والوں کا کام اتنا زیادہ نہیں ہے جس وجہ سے انہیں 20 فیصد extra allowance نہیں دیا جاتا۔

جناب سپیکر: وہ اتھارٹی ہے یہ محکمہ ہے۔ جی، فرمائیں!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! یہ بڑی عجیب سی بات ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب تو ایسے بتا رہے ہیں جیسے پراونشل ڈیزاسٹر ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین تو گورنمنٹ کے ملازم ہی نہیں ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کا کام زیادہ نہیں ہے لیکن یہ بے چارے تو ایک چھٹی بھی کر لیں تب بھی ان کے پیسے کٹ جاتے ہیں اور دوسرے ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین دو دو چھٹیاں بھی کریں تب بھی ان کے پیسے نہیں کٹتے۔ یہ پراونشل مینجمنٹ اتھارٹی کے ہیڈ CO کو تو PMU کے تحت الاؤنسز دے رہے ہیں لیکن کیا ملازمین سوتیلے بچے ہیں کہ ان کو یہ الاؤنسز نہیں دیئے جا رہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! جب کوئی ملازم بھرتی ہوتا ہے تو اس کی terms and condition ہوتی ہیں ان کے مطابق وہ agree کر کے اس محکمے میں بھرتی ہوتا ہے، بنیادی طور پر جو difference ہے وہ یہ ہے کہ ایک ڈیپارٹمنٹ ہے اور دوسری اتھارٹی ہے ایک قسم سے وہ اس کے کنٹریکٹر ہیں جس وجہ سے انہیں اتنی privileges نہیں دی جا سکتیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! ابھی آپ نے کہا ہے کہ ---

جناب سپیکر: شہزاد منشی صاحب! آپ ان سے نہیں بلکہ مجھ سے بات کریں، مہربانی۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میں معذرت چاہتا ہوں۔ پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی جو کہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا ذیلی ادارہ ہے۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ سیکرٹریٹ کا ڈیپارٹمنٹ ہے اور اس کے ملازمین کو 20 الاؤنسز دے رہے ہیں لیکن پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے ملازم بھی گورنمنٹ کے ہی ملازم ہیں تو ان کا حق انہیں کیوں نہیں دیا جاتا جبکہ اسی پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے جو چیف ایگزیکٹو ہیں انہیں الاؤنسز دیئے جا رہے ہیں۔ کیا وہ اس ذیلی ادارے کے نہیں ہیں؟ اگر ہیں تو پھر ان کو یہ الاؤنسز کیوں دیئے جا رہے ہیں اور اگر انہیں مل رہا ہے تو پھر ملازمین کو بھی ملنا چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی تجویز اپنے ڈیپارٹمنٹ تک پہنچاؤں گا اور انشاء اللہ اس پر کوئی reasonable جواب اگلے اجلاس میں دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر7145 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں فضائی اور آبی آلودگی کے خاتمہ سے متعلقہ تفصیلات

*7145: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عرصہ 14۔2013 اور 15۔2014 کے دوران لاہور شہر کی حدود میں کہاں کہاں پر کون کون سے فضائی اور آبی آلودگی ختم کرنے کے منصوبے شروع کئے گئے، ان کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) اس شہر میں کون کون سی فیکٹریاں آبی آلودگی اور فضائی آلودگی کا باعث بن رہی ہیں، ان کے نام اور جگہ بتائیں ان کے خلاف ان دو سالوں کے دوران کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب ایک "ریگولیٹری باڈی" ہے اور ریگولیٹر ہونے کی حیثیت سے فضائی اور آبی آلودگی پیدا کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنا اس محکمہ کی ذمہ داری ہے۔ محکمہ تحفظ ماحول اپنے ضلعی دفتر لاہور کے ذریعے، آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹری کا سروے کروانے کے بعد اس فیکٹری کے خلاف "پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 (ترمیمی 2012)" کے سیکشن 16 کے تحت کارروائی کرتا ہے اور انہیں آلودگی کنٹرول کرنے والے آلات نصب کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ہدایات پر عملدرآمد نہ ہونے کے نتیجے میں ان کے کیس ماحولیاتی عدالت "پنجاب انوائرنمنٹل ٹریبونل" کو بھجواتا ہے تاکہ انہیں جرمانے اور سزائیں ہو سکیں۔ محکمہ تحفظ ماحول نے فضائی آلودگی کی پیمائش کے لئے اور ہڈیارہ ڈرین کی آلودگی کو چیک کرنے اور اس پر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پراجیکٹ شروع کئے ہیں۔

(i) Establishment of Air Quality Monitoring System in Punjab (Cost Rs. 81.970)

(ii) Study for Most Feasible Treatment Option for Hudiara Drain Waste water (Cost: Rs. 21.320)

(ب) محکمہ تحفظ ماحول، آبی اور فضائی آلودگی کا باعث بننے والی فیکٹریوں کے خلاف "پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 (ترمیمی 2012 کے تحت کارروائی کرتا ہے۔ 14-2013 اور 15-2014 کے دوران فضائی اور آبی آلودگی پیدا کرنے والی 177 فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ ان فیکٹریوں کی سروے رپورٹ آنے کے بعد ان کو ذاتی شنوائی کا موقع دیا گیا اور اس کے بعد آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے "پلوشن کنٹرول سسٹم" لگانے کے احکامات جاری کئے گے۔ ان فیکٹریوں کے نام اور ایڈریس کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں، ضلعی آفیسر تحفظ ماحول لاہور نے شمالی لاہور میں واقع فضائی آلودگی کا باعث بننے والی سٹیل ملز/ فونڈریز کے خلاف کارروائی کی اور اس کارروائی کے نتیجے میں 201 سٹیل ملز نے آلودگی کنٹرول کرنے والے آلات لگائے گئے ہیں جس سے فضائی آلودگی میں کمی واقع ہوئی ہے۔ سٹیل ملز کی لسٹ Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ تحفظ ماحول اپنے محدود وسائل کے ساتھ فضائی اور آبی آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال جنوری 2015 میں کیا تھا اور اس کا جواب جنوری 2016 میں آیا ہے۔

جناب سپیکر: جب اس محکمے کی باری آنی تھی اسی وقت ہی جواب آنا تھا، ایسے نہ کریں۔ بڑی مہربانی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں سوال کو اس کے ساتھ relate کر رہا ہوں کہ اس سوال کو کئے ہوئے ایک سال ہو گیا ہے 201 فیکٹریوں کے خلاف انکوائریاں کی ہیں، کارروائی کی ہے اور سب کچھ کیا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا ابھی تک کیا رزلٹ آیا ہے کتنی بند ہو گئی ہیں یا بند نہیں کی گئیں ذرا ان کے بارے میں تھوڑی سی تفصیل بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! ہم نے ان کو ٹربیونل کے پاس بھیجا ہے یہ تین ممبران پر مشتمل بنچ ہے ایک جج ہے جن میں ایک ٹیکنیکل ممبر بھی ہے ایک اور ممبر ہے so there are three members وہ ان کے فیصلے کرتے ہیں۔

> We don't do the judgments on these fines. They can put up a fine from anything till five millions.

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ It is up to the judges to decide کہ انہوں نے کتنا fine کرنا ہوتا ہے مگر اس کا فیصلہ وہ کرتے ہیں ہمارا ڈیپارٹمنٹ یہ فیصلے نہیں کرتا۔ We say you have to do it and then it goes up to the tribunals اور ٹربیونل کے پاس جن کے کیسز ہیں ان سب کی لسٹ آپ کے ڈیسک پر ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرے خیال میں منسٹر صاحبہ کے مائیک کی آواز مجھے صحیح طرح سے نہیں آئی اس لئے تھوڑا سا دیکھ لیں۔

MINISTER FOR POPULATION WELFARE/ENVIRONMENT PROTECTION (Mrs Zakia Shahnawaz Khan):

> The 48 factories put their devices on and others who have not, they are being warned to do so and if they still don't do it their cases will be sent to the tribunal and they are going to fine them and then they will see to it and give them warning. They have to put on the devices to control the air pollution and the water pollution both.

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا سوال اسی کے concern تھا کہ ابھی تک پچھلے ایک سال کے اندر کتنے کیس ٹربیونل میں چلے گئے ہیں، نہیں گئے، ان میں سے کوئی rectify کیا گیا ہے جن پر جن چیزوں کا blame لگایا گیا تھا ان میں سے کسی کو بند کیا گیا ہے یا نہیں؟ further more ان کی تھوڑی بہت تفصیل واپس ڈیپارٹمنٹ میں ضرور آئی ہوگی چونکہ اس بات کو ایک سال ہو گیا ہے۔

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! ہم نے بہت ساری فیکٹریاں بند کی ہیں ہم نے لاہور کے اندر بھی بہت سارے کارخانوں کو بند کیا ہے اور ہم زیادہ سختی بھی اس لئے نہیں کرنا چاہتے کہ:

> Already the factories are not working because due to electricity shortage. We don't want to clamp down too heavily on them.

ہم چاہتے ہیں کہ انہیں وارننگ دیتے جائیں مگر ہم سارے کارخانے بند نہیں کر سکتے۔ پہلے بھی کاروبار ختم ہو چکا ہے لوگوں کا روزگار نہیں ہے۔

> We have to deal with them sensitively and still we sent the cases to the Tribunal so that they are fined and punished.

مگر میں آپ کو بتاتی ہوں کہ اتنی پرانی بیماری کا علاج ذرا تھوڑا سخت ہوتا ہے۔ اب ہم سختی کر رہے ہیں اور اس بیماری کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! محکمہ کے سیکرٹری نے منسٹر صاحبہ کی بڑی خوبصورتی سے help کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سوال کی جو تفصیل مجھے مہیا کی گئی ہے اس میں فیکٹری کا نام، پتا اور اگلے کالم میں صرف air pollution اور water pollution لکھا ہوا ہے۔ یہ اتنا simple ہے کہ کوئی پانچ سال کا بچہ بھی بیٹھ کر لکھ دے گا۔ وہاں پر 200 فیکٹریاں ہیں تو کیا سب میں صرف ایک ہی problem ہے، کیا وہاں پر اور کوئی problem نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

MINISTER FOR POPULATION WELFARE/ENVIRONMENT PROTECTION (Mrs Zakia Shahnawaz Khan): Mr Speaker! Of course there are two problems. One is water and the other is air pollution. So, whether there are 700 factories or 200 factories, we are facing a problem. I am not saying that we are not facing the problem. It can be of any amount. Even if there is one factory which is giving carbon emissions and it is sending dirty water to the drains and polluting the rivers, it is a big issue and a big problem.

ان فیکٹریوں کی تعداد ایک ہزار، چھ سو، پانچ سو یا صرف ایک ہے اور اگر وہ pollution کا باعث بن رہی ہیں تو یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

It is something to worry about and to control it. So, what I am trying to say that we do want to control but we can't clamp down very heavily on these factories.

کیونکہ پہلے ہی ساری دنیا رو رہی ہے کہ ہمارا کاروبار ختم ہو گیا ہے، ہمارے پاس پیسے نہیں اس لئے ہم یہ نہیں کر سکتے کیونکہ ہم نے پاکستان کو چلانا بھی ہے۔ ہم نے کاروبار کو بند نہیں کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ carbon emissions بھی ختم کرنے کی پوری کوشش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آخری comment ہے۔ مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی پچھلے تین سالوں میں آج تک کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: یہ تو کوئی سوال نہیں ہے۔ اگلا سوال میاں طاہر کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں میاں طاہر کے ایماء پر سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے پہلے کتنے سوال کئے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے ایک ہی سوال کیا ہے اور وہ بھی pending ہو گیا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میاں طاہر کے ایماء پر میں سوال کر لیتا ہوں۔ مجھے اجازت دے دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے پہلے گزارش کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6290 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں طاہر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں دی بنک آف پنجاب کی برانچز اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*6290: میاں طاہر: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد کی حدود میں دی بنک آف پنجاب کی برانچز کہاں کہاں چل رہی ہیں؟

(ب) ان برانچوں میں عملہ کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) ان برانچز کے سال 14۔2013 اور 15۔2014 کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان دو سالوں کے دوران ان بنکوں سے کتنی رقم قرض کی مد میں ادا کی گئی؟

(ہ) یہ قرض کس شرح سود پر دیا گیا کیا تمام قرض یکساں شرح سود پر دیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) فیصل آباد کی حدود میں دی بنک آف پنجاب کی کل 18 برانچیں کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان برانچوں میں عملے کی کل تعداد 249 ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(i)	ایگزیکٹو آفیسرز	175
(ii)	نائب قاصد	30
(iii)	گارڈز	44
	کل تعداد	249

(ج) ضلع فیصل آباد میں بنک آف پنجاب کی برانچوں کے سالانہ اخراجات اور آمدن برائے ختم ہونے والے سال 31۔دسمبر 2013 اور 31۔دسمبر 2014 کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سال	2013	2014
آمدن	3,187,555,761روپے	2,914,967,724روپے
اخراجات	2,322,644,351روپے	2,452,276,701روپے
منافع/نقصان	864,911,410روپے	462,691,023روپے

(د) ان دو سالوں کے دوران ان بنکوں سے جتنی رقم قرض کی مد میں ادا کی گئی، اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سال	01.01.2012 to 30.12.2013	
	تعداد اکاؤنٹ	رقم فنانس
کمرشل لیز	33	79,381,000/-روپے
پرسنل لون	30	5,925,000/-روپے
کار لیز	179	207,683,000/-روپے
ییلو کیب سکیم	1,244	601,340,000/-روپے
ٹوٹل	1,486	894,329,000روپے

سال	01-01-2014 to 20-04-2015	
	تعداد اکاؤنٹ	رقم فنانس
اپنا روزگار سکیم	507	-/256,177,000روپے
کار لیز	259	-/235,143,000روپے
کمرشل لون	61	-/395,627,000روپے
موٹر سائیکل لیز	4	-/83,000روپے
پرسنل لون	374	-/51,444,000روپے
ٹوٹل	1,205	-/938,473,000روپے
مجموعی ٹوٹل	2,691	-/1,832,802,000روپے

(ہ) یہ قرض جس شرح سود پر دیئے گئے اس کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں جز(ہ) کے بارے میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ مجھے اس سوال کی جو تفصیل دی گئی ہے اس میں ایک لفظ "KIBOR" لکھا ہوا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری مجھے بتا دیں کہ یہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ Chair کی ایک ruling کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ میں نے کل اور پرسوں بھی point out کیا تھا اور آج پھر point out کرتا ہوں کہ اس وقت فنانس سیکرٹری آفیشل گیلری میں موجود نہیں ہیں۔ Chair کی ruling ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری آفیشل گیلری میں موجود ہوں گے لیکن آج تیسرا دن ہے کہ اس ruling کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک اور ہم اس کا نوٹس لیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ معزز ممبر اپنا سوال دہرا دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب کے جز(ہ) میں ایک لفظ "KIBOR" لکھا ہوا ہے۔ یہ کیا ہے، پارلیمانی سیکرٹری ذرا اس کی وضاحت فرما دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! یہ interbank rate ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ interbank rate کیا ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: اس سے مراد in between the banks ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! یہ basically interbank rate ہے۔ جب ایک بنک دوسرے بنک سے قرض لیتا ہے تو ان کا آپس میں جو interest rate decide کیا جاتا ہے اس کو KIBOR کہتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب کے جز (ہ) میں KIBOR کے سامنے +Spread as per لکھا ہوا ہے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری بتادیں کہ یہ کیا ہے، اس کی ذرا وضاحت فرمادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! یہ منافع ہے جو KIBOR کے اوپر بنک اپنی services کے بدلے لیتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! بنک تو چارج کرتا ہے۔ جیسا کہ جواب میں لکھا گیا ہے کہ 4 فیصد، 12 فیصد اور 16 فیصد تو یہاں percentage کیوں نہیں لکھی گئی؟ اس میں تخصیص کیا ہے، فرق کیا ہے، یہ ایسا کیوں لکھا گیا ہے، اگر same چیز ہے تو پھر اس کی percentage کیوں نہیں لکھی جا رہی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میں معزز ممبر سے ایک ذاتی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ سوال وہ اپنے لئے پوچھ رہے ہیں یا اس ایوان کی انفارمیشن کے لئے پوچھ رہے ہیں؟

جناب سپیکر! دوسرا میں معزز ممبر کو آپ کی وساطت سے مشورہ دوں گا کہ وہ loan لے کر دیکھیں ان سب چیزوں کی انہیں سمجھ آجائے گی۔

جناب سپیکر: یہاں جو بھی بات پوچھی جاتی ہے وہ سب کی انفارمیشن کے لئے ہوتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! جب loan لیا جاتا ہے تو اس میں دو تین چیزیں آتی ہیں۔ اس میں KIBOR, +Spread as per، بنک کا اپنا منافع اور تمام سروس چارجز شامل ہوتے ہیں۔ جب ان تمام چیزوں کو calculate کیا جاتا ہے تو پھر اس کا total interest نکلتا ہے۔ معزز ممبر ہر ایک چیز کی classification پوچھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ جو پوچھ رہے ہیں آپ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ جب ایک بنک دوسرے بنک سے قرض لیتا ہے تو اس کے اُوپر بنک extra charge کرتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات کو درست مان لیا جائے تو کیا مختلف قسم کے قرضہ جات میں بنک مختلف شرح سے چارج کرتا ہے؟ اگر یہ منافع یا چارجز ہیں تو یہ تو مختلف cases میں بھی same رہیں گے۔ مجھے تو یہ کوئی اور چیز لگتی ہے، یہ کسی اور بلا کا نام ہے اور پارلیمانی سیکرٹری اس کو mix کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میں درخواست کروں گا کہ معزز ممبر اپنا سوال دہرا دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنا سوال repeat کردیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے یہ فرمایا ہے کہ یہ bank charges ہیں۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ کون سے جز کے بارے میں بات کر رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں جواب کے جز (ہ) سے متعلق بات کر رہا ہے۔ اس کی جو تفصیل دی گئی ہے، اس کے ساتھ جو ضمیمہ ہے میں اس کی جزئیات پر بات کر رہا ہوں۔ میں جز (ب) کی تفصیل پوچھ رہا ہوں۔ اس پر تو لکھا ہے KIBOR + 4.00 percent PA جبکہ نیچے KIBOR + Spread as per bank charges لکھا ہے۔ اس پر معزز پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا رہے ہیں کہ یہ bank charges ہیں تو اس معزز ایوان کی معلومات کے لئے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر معزز پارلیمانی سیکرٹری کی بات کو درست مان لیا جائے تو بنک جو مختلف قسم کے loan دیتا ہے اُس میں bank charges کی شرح مختلف ہو جاتی ہے یا ایک جیسی رہتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! مختلف کیسوں میں شرح سود مختلف ہوتی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جز (ج) میں سال 14-2013 اور 15-2014 کی آمدن اور اخراجات کا پوچھا گیا تھا انہوں نے ان سالوں کی آمدن اور اخراجات تو دے دیئے۔ پھر اس میں نفع نقصان کی بات پوچھی گئی تو اس کا جواب بددیانتی سے دیا گیا ہے کیونکہ انہوں نے منافع / نقصان لکھا ہے حالانکہ یہ نقصان ہے، منافع نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اس کا آپ کے پاس کیا ثبوت ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس کا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے 14-2013 اور 15-2014 کی آمدن لکھی ہے تو آمدن کم ہے اور اخراجات زیادہ ہیں۔ یہاں پر منافع / نقصان کر کے eye wash کی گئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ جواب بدنیتی سے دیا گیا ہے تاکہ نقصان سامنے نہ آئے، منافع سامنے آئے حالانکہ یہ منافع نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! یہاں پر understanding میں تھوڑی سی غلطی ہے۔ جو بات کی جارہی ہے وہ مناسب نہیں ہے میں amount پڑھ کر بتا دیتا ہوں۔ بنک نے منافع کمایا ہے تو وہ کیوں چھپائے گا؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں چیلنج کرتا ہوں کہ منافع نہیں ہے۔ آپ آمدن اور اخراجات کا موازنہ کر کے اُس کا فرق دیکھ لیں یہ منافع بنتا ہے یا نقصان بنتا ہے؟ آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو جمع تفریق سمجھائیں۔

جناب سپیکر: وہ جمع تفریق مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پھر معزز پارلیمانی سیکرٹری تسلیم کر لیں کہ بددیانتی سے جواب دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں۔ میں ایسی بات نہیں کہتا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! ممکن ہے کہ یہاں پر amounts ایسے لکھی ہوئی ہیں کہ میاں صاحب کو شاید سمجھ نہیں آ رہی۔ پنجاب بنک نے 2013 میں 864 ملین روپیہ اور 2014 میں 462 ملین روپیہ منافع کمایا ہے تو یہ سارا clear لکھا ہوا ہے تو اس میں ایسی کون سی بات ہے جس کی سمجھ نہیں آ رہی؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ منافع نہیں بنتا۔ آپ سال 2013 کی آمدن دیکھ لیں اور اُس کے اخراجات دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میاں صاحب مجھے بعد میں پانچ منٹ ٹائم دے دیں میں انشاء اللہ انہیں سمجھا دیتا ہوں کہ یہ منافع ہے نقصان نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میاں صاحب پوچھ رہے ہیں کہ دونوں سالوں میں تفاوت کی وجہ کیا ہے اور اس میں اخراجات کیوں زیادہ ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! یہاں پر پوچھنے والی بات یہ ہے کہ 2013 میں منافع 864 ملین روپیہ تھا اور 2014 میں منافع 462 ملین روپیہ ہے تو یہ منافع drop ہوا ہے یہ بات ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جب بنک اپنے کاروبار میں کوئی addition کرتا ہے یا اپنے کاروبار کو بہتر طریقے سے چلانے کی کوشش کرتا ہے تو اُس کے اخراجات بڑھ جاتے ہیں لیکن وہ اُس کی base پر future میں زیادہ منافع کماتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال پر میرا آخری ضمنی سوال ہے۔ یہ mark up 4%, 12%, 14%, 16% ہے تو mark up کی شرح میں اتنا تفاوت ہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! اس میں کوئی اتنی پریشانی کی بات نہیں ہے کہ کوئی universal formula نہیں ہے کہ فلاں percentage پر بنک loan دینے کا پابند ہے۔ بنک بنیادی طور پر business کرتا ہے اور مختلف کیسوں میں مختلف interest rate, charge کرتا ہے۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، قادری صاحب!

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! انہوں نے کراچی انٹر بنک کی بات کی۔ مجھے بھی بنکوں کا تھوڑا سا experience ہے کہ میں بنکوں کے ساتھ منسلک رہا ہوں۔ پاکستان سٹیٹ بنک تمام بنکوں کے interest rate کو باقاعدہ examine کرتا ہے اس لئے interest rate مختلف نہیں ہو سکتا لیکن جہاں تک charges کا تعلق ہے تو یہ درست فرما رہے ہیں۔

Karachi Inter Bank interest rate has to be the whole situation in this part of the signing document.

تو یہ بڑی important بات ہے لہٰذا معزز پارلیمانی سیکرٹری سے کہیں کہ اس کے بارے میں تفصیل سے بیان فرمائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! ایک personal loan ہوتا ہے اور ایک کاروباری loan ہے، personal loan پر interest rate اور ہے اور کاروباری loan پر interest rate اور ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے پہلے جو ضمنی سوال پوچھا تھا اُس کا جواب اب سید زعیم حسین قادری نے دیا ہے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے بہت چٹیں لی ہیں اور پندرہ منٹ بحث کرنے کے بعد بھی وہ جواب درست نہیں دے سکے تو یہ سارے جواب غلط آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ ایوان کے متعلق ایسی باتیں کرتے ہیں اس پر مجھے بڑا افسوس ہے، مہربانی کرکے ایسی بات نہ کیا کریں۔ اگلا سوال نمبر 6780 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7123 محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب تمام سوالات ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: کارخانوں میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کی تفصیلات

*112: میاں نصیر احمد: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں موجود کارخانوں میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے جانے کے لئے احکامات حکومت کی طرف سے جاری کئے گئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں موجود کارخانوں میں سے بے شمار نے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نہیں لگائے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ایسے کارخانوں جن میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نہیں لگایا گیا، ان کے خلاف حکومت کیا کارروائی کرتی ہے؟

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے لاہور کے 369 کارخانوں کے خلاف ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے انہیں اپنے waste water اور gaseous emissions کو کنٹرول کرنے کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے احکامات جاری کئے ہیں تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ لاہور کے اکثر کارخانوں نے ابھی تک مناسب ٹریٹمنٹ پلانٹ نہیں لگائے۔ تاہم لاہور کے 30 کارخانوں کے پاس ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ موجود ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جن کارخانوں نے ابھی تک ٹریٹمنٹ پلانٹ نہیں لگائے ان کے کیسز پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل کو بھجوانے کے لئے مختلف مراحل پر ہیں۔

گریڈ 17 کے آفیسر کو ملنے والی مراعات سے متعلقہ تفصیلات

*4887: باؤ اختر علی: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت گریڈ17اور اس سے اُوپر کے عہدہ کے آفیسرز کو ان کی entitlementکے مطابق ان کے دفتر اور رہائش پر پی ٹی سی ایل ٹیلیفون کی سہولت مہیا کرتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے بعض آفیسرز کو موبائل فون سیٹ مع کنکشن فراہم کئے ہیں اگر ہاں تو کس کس عہدہ اور ان کو کتنے فون مع مالیت کرنے کی اجازت ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض آفیسرز مذکورہ دی گئی اجازت سے تجاوز کر رہے ہیں، اگر ہاں تو اس بارے کیا کارروائی کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

(الف) پنجاب ڈیلیگیشن آف فنانشل پاور رولز سیکشن(v)(b)2کے نیچے درج شدہ نوٹ نمبر 1 کے مطابق محکمہ خزانہ رہائشی ٹیلیفون کا کیس منظور کرتا ہے اور بحوالہ پالیسی نمبرPW-II-2-24/Tele/84(P) مورخہ20.03.2014کے مطابق رہائشی ٹیلیفون کے استعمال کی اجازت دیتا ہے تاہم یہ سہولت گریڈ17کے تمام ملازمین کو میسر نہ ہے۔ ضمیمہ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔ موبائل فون سیٹ مع کنکشن کی فراہمی پہلے مرحلے میں انتظامی سیکرٹریز، کمشنرز اور ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسر کو بہتر مواصلاتی رابطے اور سرکاری ہدایات کی تیز تعمیل کے لئے کی گئی تھی۔ بعد ازاں یہ سہولت آئی جی پنجاب، ڈی جی انٹی کرپشن اور چیئرمین ٹیوٹا(TEVTA) کو ان کی سنیارٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے فراہم کی گئی۔ مذکورہ بالا آفیسرز کو مبلغ۔/3325روپے کی مالیاتی حد تک اس سہولت کے استعمال کا اختیار ہے۔

(ج) رہائشی پی ٹی سی ایل ٹیلیفون کے ضمن میں حکومت پنجاب وضع کردہ پالیسی نمبرFD(PW-II) 2-1/Tele/82(Provl) مورخہ11.07.88کے تحت کارروائی کرتی ہے۔ ضمیمہ (ب) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

جیلانی پارک لاہور کے سولر لائٹ سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*5547: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جیلانی پارک لاہور میں سولر لائٹ سسٹم کی انسٹالیشن کب کی گئی؟

(ب) جیلانی پارک لاہور میں سولر لائٹ سسٹم کی انسٹالیشن پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) جیلانی پارک لاہور میں سولر لائٹ سسٹم کی انسٹالیشن کی دیکھ بھال کون کرتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ جیلانی پارک لاہور میں سولر لائٹ سسٹم کی انسٹالیشن کی دیکھ بھال کے لئے سٹاف بھرتی کیا گیا ہے اگر ہاں تو کتنے، نہیں تو کیوں، اس انسٹالیشن سسٹم کی دیکھ بھال کون کرتا ہے؟

وزیر بہبود آبادی / تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) جیلانی پارک لاہور میں سولر لائٹ سسٹم کی انسٹالیشن، دو سالہ پراجیکٹ کے تحت مالی سال08۔2007اور09۔2008میں ہوئی۔

(ب) جیلانی پارک لاہور میں سولر لائٹ سسٹم کی انسٹالیشن پر کل12.51ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) جیلانی پارک میں سولر لائٹ سسٹم کی مکمل دیکھ بھال اب محکمہ پی ایچ اے کی ذمہ داری ہے۔

(د) جیلانی پارک میں سولر لائٹ سسٹم کی دیکھ بھال کے لئے نیا سٹاف بھرتی نہیں کیا گیا بلکہ پہلے سے موجودہ سٹاف سے ہی وقت ضرورت کا کام لیا جاتا ہے۔

اسمبلی ڈسپنسری میں تعینات ڈاکٹرز و دیگر عملہ کو اضافی تنخواہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*6780: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال15۔2014کے بجٹ اجلاس کے اختتام پر اسمبلی ہال کے میڈیکل سٹاف (ڈاکٹر، پیرامیڈیکل سٹاف، نرسز) کو دو ماہ کی تنخواہ اضافی دینے کا فیصلہ پنجاب اسمبلی نے کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ کی منظوری کے باوجود یہ اضافی تنخواہ ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف، نرسز کو تاحال نہ مل سکی ہیں، اس کی کیا وجوہات ہیں، یہ اضافی تنخواہ کب تک انہیں ادا کر دی جائے گی؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

(الف) دستیاب ریکارڈ کی بنیاد پر یہ بات عیاں ہے کہ پنجاب اسمبلی کی طرف سے کوئی فیصلہ موصول نہ ہوا تاہم اس ضمن میں ایک سمری محکمہ صحت سے موصول ہوئی جس میں استدعا کی گئی تھی کہ مبلغ۔/200320روپے جاری کر دیئے جائیں تاکہ دو اضافی تنخواہیں بطور اعزازیہ پنجاب اسمبلی کی ڈسپنسری کے میڈیکل سٹاف کو ادا کی جا سکیں۔

(ب) محکمہ صحت پنجاب نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظور شدہ ایک سمری ماہ اپریل2015میں محکمہ خزانہ پنجاب کو بھیجی تاہم محکمہ صحت کی درخواست بجٹ کی تکمیل کے دنوں میں موصول ہوئی جس کی وجہ سے مالی سال15۔2014میں فنڈز جاری نہ ہو سکے جبکہ موجودہ مالی سال16۔2015میں اس معاملے کو دوبارہ زیر غور لایا گیا ہے اور مطلوبہ فنڈز مبلغ ۔/200300روپے جاری کر دیئے گئے ہیں ایڈوائس کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرکاری ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر نوشنل انکریمنٹ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*7123: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خزانہ کی چٹھی نمبری FD(PC)10-1/78 مورخہ 29۔ستمبر 2000 کے تحت یکم جون سے 30۔نومبر کے درمیان ریٹائرڈ ہونے والے سرکاری ملازم کو ایک نوشنل انکریمنٹ دی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مجاز اتھارٹی نے مذکورہ بالا دورانیہ کے علاوہ بھی رعایت دیتے ہوئے ریٹائرڈ ہونے والے سرکاری ملازمین کو قواعد میں نرمی برتتے ہوئے نوشنل انکریمنٹ دی ہے؟

(ج) یکم اکتوبر2000 سے آج تک مجاز اتھارٹی نے جس جس ملازم کو مذکورہ دورانیہ کے علاوہ جتنے جتنے عرصہ کے لئے رعایت دے کر نوشنل انکریمنٹ دی ہے، ان کے نام، عہدہ، محکمہ اور تاریخ ریٹائرمنٹ سے مطلع فرمائیں؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

(الف) یہ درست ہے۔یہ سہولت ان ملازمین کے لئے ہے جو یکم جون2000یااس کے بعد ریٹائرڈ ہوئے ہوں بشرطیکہ ان کے پے سکیل میں گنجائش ہو(الف)پے سکیل سے بالا بھی یہ سہولت دی گئی ہے لیکن صرف ان ملازمین کے لئے جو یکم جون2011یااس کے بعد ریٹائرڈ ہوئے ہوں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) محکمہ خزانہ نے مذکورہ بالا پالیسی سے ہٹ کر کسی کو بھی رعایت نہیں دی ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ سعدیہ سہیل راناپوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!میں راولپنڈی کے حلقہ پی پی۔10 میں واقع گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول کی طرف اس ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتی ہوں جہاں پر ایک ہزار سے زیادہ students پڑھ رہے ہیں۔اس سکول کے لئے ایک ملز والوں نے زمین دی تھی اور اُس پر بلڈنگ گورنمنٹ نے بنائی تھی۔اب گورنمنٹ اور ملز والوں میں کچھ اختلافات ہو گئے ہیں میں اُن اختلافات کی detail میں نہیں جانا چاہتی۔اُس سکول کے بچوں کے ساتھ زیادتی یہ ہو رہی ہے کہ ان کے سکول کی چھت ہے، کمرہ ہے، فرنیچر، پانی ہے اور نہ ہی toilets ہیں۔وہاں بچے درختوں کے نیچے بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں۔ملک افتخار، ایم پی اے پی پی۔10 کا دفتر بالکل اس سکول کے سامنے ہے۔وہ بھی بتا سکتے ہیں لیکن افسوس کہ ابھی تک اس سکول کے حوالے سے کسی بھی مسئلہ کی شنوائی نہیں ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!محترمہ سعدیہ سہیل رانا نے جس سکول کا ذکر کیا ہے۔یہ راولپنڈی کینٹ کے علاقہ میں ہے اور یہ سکول جی ایم کیو سے بمشکل تین سے چار کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔میں یہ سمجھتا ہوں جس طرح آج کل ہمارے سکولوں کے حالات ہیں تو اس پر گورنمنٹ کو seriously کوئی notice لینا چاہئے۔یہ ایک سکول کی بات کر رہی ہیں تو میں ایسے چار سے پانچ سکول اسی کینٹ کے علاقہ میں گنوا سکتا ہوں کہ جنہیں سکیورٹی threats ہیں اور ان کی چاردیواری اور کمرے

بھی موجود نہیں ہیں۔ محترمہ جس سکول کے پانی اور toilets کی بات کر رہی ہیں اس میں ایک ہزار سے زائد بچے درختوں کے نیچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور یہ راولپنڈی کینٹ کا علاقہ ہے۔

جناب سپیکر! میں اس میں ایک چیز اور بھی شامل کرنا چاہوں گا کہ پورے پنجاب میں 90 سے زیادہ ایسی سکولوں اور کالجوں کی عمارات موجود ہیں جو گزشتہ ادوار میں گزشتہ حکومتوں نے شروع کیا لیکن موجودہ حکومت نے اپنے سیاسی مقاصد کی بناء پر ان عمارتوں کو تکمیل تک نہیں پہنچایا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ بڑی مہربانی۔ جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے روزانہ ایک آدھ منسٹر آتا ہے۔ زعیم قادری صاحب اتنی دیر سے حکومت پنجاب کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ اسی طرح شیخ علاؤالدین صاحب ہیں۔ یہ بڑے competent لوگ ہیں۔ ہم ان کے لئے سفارش کرتے ہیں کہ آپ حکومت سے کہیں کہ انہیں منسٹر بنا دیں۔ یہ کم از کم یہاں ہاؤس میں تو آئیں گے۔ ان کی صلاحیتوں سے پنجاب کے عوام کو استفادہ کرنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ زعیم قادری اور شیخ علاؤالدین کو حکومت کو منسٹر بنانا چاہئے۔ وزیر اعلیٰ کے پاس گیارہ محکمے ہیں دو محکمے انہیں بھی دے دیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ ہمیشہ مہربانی کرتے ہیں لیکن میں آج جو گزارش کرنے لگا ہوں آپ بھی اس کو تھوڑا نرم دل کے ساتھ سنئے گا، کہنے کو تو کہا جاتا ہے جیسے اقبال نے کہا تھا کہ:

بندہ مزدور کے اوقات بڑے تلخ ہیں

آپ یقین کیجئے کہ اس وقت بزنس مین کے حالات بڑے تلخ ہیں۔ میں صرف دو چار گزارشات کروں گا اور آپ سے چاہوں گا کہ آپ ذرا غور کر لیں کہ ہو کیا رہا ہے؟ 15-2014 میں commercial, residential یا industrial پراپرٹی ٹیکس کے جو چالان آئے وہ pay ہو گئے۔ اب اس کے بعد کیا ہوا کہ محکمہ نے اپنے طور پر ایک action لیا۔ میں یہ prove کر سکتا ہوں کہ جہاں 20 ہزار پراپرٹی ٹیکس تھا وہاں 2 لاکھ 20 ہزار کر دیا۔ میری اس پر محکمہ سے بات ہوئی کہ یہ کیا کر رہے ہیں جو settlement ہو گیا، international law ہے کہ جہاں ایک settlement ہو گئی جیسے import پر 6 فیصد ڈیوٹی اور

tax income دو،اس کے بعد کوئی پوچھ نہیں سکتا کہ تم نے کیا کیا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ نے یہ کیا کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہاں یہ ہم نے additional بعد میں چالان بھیجے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے کہا کہ آپ نے کیوں بھیجے ہیں؟ بزنس مین کے ساتھ پہلے ہی 36 محکمے EOBI, Labour, Income tax, General Sales Tax اور پھر اب پنجاب ریونیو اتھارٹی کا ٹیکس ہے۔ یہ اتنا ظلم ہو رہا ہے۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہ رہا ہوں اور یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ نے ابھی 0.1 فیصد پر جو immunity دی ہے اس کے اندر کل 3:00 بجے تک صرف 221 گوشوارے آئے ہیں کیا یہ failure نہیں ہے؟ یہاں لوگ بزنس نہیں کرنا چاہتے اور جب لوگ بزنس نہیں کریں گے تو employment نہیں ہوگی۔ آپ یقین کیجئے کہ بزنس مین بہت پریشان ہے صبح سے رات تک پریشان ہے۔ اللہ تعالیٰ سن رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ بارہ ایک بج جاتے ہیں صرف مختلف محکموں کے نوٹسز پڑھتے ہوئے اور کہتے ہوئے کہ اس محکمہ کو یوں جواب دو اور اُس کو یوں جواب دو۔ جتنا بڑا ٹیکس گزار ہے اتنا پریشان ہے۔ ہم بنکوں کے منافع کو دیکھ کر کہہ رہے ہیں کہ ہم ترقی کر رہے ہیں۔ خدا کی قسم ہم ترقی نہیں کر رہے یہ tea bills کے اُوپر بنکوں سے پیسا لے کر empire کھڑی کی جا رہی ہیں۔ آپ دیکھیں کل حبیب بنک کا منافع 60۔ ارب روپیہ آیا ہے اور MCB کا 45۔ ارب روپیہ آیا ہے۔ اگر کوئی 10 لاکھ لینے چلا جائے تو یہ مصیبت ڈال دیتے ہیں۔ اللہ نہ کرے کہ بنک سے پیسا لینا پڑے۔ یہ اسی قوم کے پیسے tea bills میں لگا کر اپنا منافع دکھا کر بہت بڑے فنکار بن رہے ہیں لیکن ایک عام بزنس مین بہت پریشان ہے۔ اس floor پر بزنس مین کی بات کرنے والا کوئی نہیں ہے حالانکہ ہم ان کے ووٹ بھی لے کر آئے ہیں۔ میں یہ چاہوں گا کہ آپ اس پر بحث کے لئے ایک دن رکھیں۔ آج luckily لاء منسٹر بھی آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں کچھ ایسی گزارشات کرنا چاہتا ہوں اور میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ اب یہاں بالکل انوسٹمنٹ نہیں ہوگی جو حالات پیدا کر دیئے گئے ہیں۔ یہ باقاعدہ ہماری حکومت کے ساتھ ایک سازش کی جا رہی ہے۔ اس پر آپ ایک دن رکھیں کہ کم از کم بزنس مین کو یہ تو پتا چلے کہ کوئی ان کا رونا بھی رو رہا ہے۔ بہت شکریہ

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ !آپ نے یہ سن لیا ہے آپ اس پر غور کریں۔ محترمہ شمیلہ اسلم مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹیں پیش کریں۔ جی، محترمہ!

مسودہ قانون (ترمیم) علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور 2015، مسودہ قانون (دوسری ترمیم) غازی یونیورسٹی ڈیرہ غازی خان 2015 اور مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ شمیلہ اسلم: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

1. "The Ali Institute of Education, Lahore (Amendment) Bill 2015. (Bill No.47 of 2015)
2. The Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015. (Bill No.48 of 2015)
3. The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2016. (Bill No.4 of 2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتی ہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 990 جناب جعفر علی ہوچہ کا ہے۔ جی، جعفر علی ہوچہ !

فیصل آباد: تھانہ کُر موضع ٹھٹھہ نور نگ میں ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات

990 جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چند روز قبل ٹھٹھہ نور نگ موضع کُر تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کے رہائشی محمد پرویز ولد محمد بشیر کے گھر مسلح آتشیں اسلحہ 12 ڈاکو زبردستی داخل ہوئے، اہل خانہ کو قتل کر دینے کی دھمکیاں دے کر نقدی و زیورات لوٹ لئے اور بزور اسلحہ تین بچیوں سے زبردستی زیادتی بھی کی جس کا مقدمہ نمبر 16/06 بجرم 395ت پ تھانہ کُر تحصیل تاندلیانوالہ میں درج ہوا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مقدمہ مذکور میں نامزد ملزمان میں سے تاحال کس کی گرفتاری عمل میں لائی گئی، اگر ہاں تو اس کی تفصیل، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز متذکرہ مقدمہ میں اب تک ہونے والی پیشرفت کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! (الف) یہ درست ہے کہ یہ افسوسناک واقعہ ہوا ہے۔ اس کی تفتیش ذاتی طور پر راؤ عارف ایس پی صدر فیصل آباد کر رہے ہیں۔ میری ان سے اور سی پی او فیصل آباد سے بات ہوئی ہے اور تمام efforts کی جارہی ہیں۔ DNA اور دوسرے scientific forensic evidence موقع سے available ہوئی ہے اس کو تجزیہ کے لئے forensic laboratory بھیجا ہوا ہے۔ ابھی رزلٹ awaited ہے۔ میری وہاں پر ڈائریکٹر ایڈمن سے بات ہوئی ہے وہ ایک دو روز میں رزلٹ دے دیں گے۔ اس کے بعد تفتیش کو آگے بڑھایا جائے گا۔ اس کیس کے لئے دو ہفتوں کا وقت مانگا گیا ہے۔ آپ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کر دیں یہ کیس by the all means resolve ہونا چاہئے اور ملزمان انشاء اللہ تعالیٰ گرفتار کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کو اگلے اجلاس تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 991 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

پاکپتن: مقامی زمیندار کے اغواء و قتل سے متعلقہ تفصیلات

991 محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بحوالہ روزنامہ "جہان پاکستان" مورخہ 2016-02-23 کی خبر کے مطابق پاکپتن کے نواحی گاؤں فرید کوٹ میں 5 مسلح افراد نے زمیندار میاں محمد فخر کو اغواء کر کے قتل کر دیا اور نعش کنویں میں پھینک دی؟

(ب) پولیس کی اب تک کی تفتیش سے کیا حقائق سامنے آئے ہیں، مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ واقعہ درست ہے اور اس کا مقدمہ درج ہونے کے بعد تفتیش عمل میں لائی گئی ہے۔ یہ case work out ہو گیا ہے اور اس میں تین ملزمان رحمت بی بی جو کہ مقتول کی بیوی بھی ہے، حمید اصغر اور احمد یار کو گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ صحیح گنہگار ہیں اور ان سے آلہ قتل بھی برآمد ہو چکا ہے۔ جس طرح سے یہ واردات ہوئی ہے وہ تمام شواہد اکٹھے کر کے prosecution کے لئے اس case کا چالان عدالت میں بھجوایا جا رہا ہے اور جو آخری ملزم احمد یار تھا وہ آج ہی گرفتار ہوا ہے تو اس کی تفتیش مکمل کر کے بہت ہی جلد چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہماری اسمبلی کی کارروائی الیکٹرونکس میڈیا پر بالکل نہیں آ رہی ہے۔ آج سے سال ڈیڑھ سال پہلے وزیر قانون نے اس ایوان میں یہ کہا تھا کہ ہم بہت جلد اس کو اپ گریڈ کریں گے، باقی اسمبلیوں کی طرح ہماری اسمبلی کی کارروائی بھی الیکٹرونکس میڈیا پر آئے گی۔ الیکٹرونکس میڈیا کے ہمارے بھائی جو باہر دھوپ اور بارش میں بیٹھے ہوتے ہیں ان کے لئے ہم جگہ بنائیں گے لیکن سال ڈیڑھ سال گزرنے کے باوجود بھی اس مسئلے پر بالکل بھی توجہ نہیں دی جا رہی ہے، دس کروڑ عوام کے نمائندے یہاں پر بیٹھے ہیں ہم ان کے لئے یہاں پر کوئی بات کریں یا کوئی مسئلہ اٹھائیں یا جو بھی کچھ کریں اس بارے میں عوام کو بالکل بھی پتا نہیں چل رہا ہوتا۔ حکومت کس وجہ سے الیکٹرونکس میڈیا کو اسمبلی سے دور رکھ رہی ہے اور کیوں اس کی کارروائی کو عوام کے سامنے نہیں آنا دیا جا رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ڈیڑھ سال پہلے جو وعدہ اس ایوان میں کیا گیا تھا کیا اس پر ہم اس سسٹم کو update کر کے۔۔۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! یہ ہمارا پروگرام live ہوتا ہے یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! Live تو ہے لیکن live quality ٹھیک نہیں ہے، پرائیویٹ الیکٹرونکس میڈیا کو اندر کیوں نہیں آنے دیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: عباسی صاحب! پی ٹی وی کے لوگ آتے ہیں اور سب لوگ پی ٹی وی سے لیتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ کو خوف کیا ہے، آپ کیوں نہیں انہیں آنے دے رہے ؟۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: عباسی صاحب! بہت شکریہ۔ یہ آپ کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ بڑی مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ تمام جو Provincial Assemblies ہیں ان میں الیکٹرونکس میڈیا کے لوگ ساری چیزوں کو live cover کرتے ہیں اور جب پنجاب اسمبلی کی باری آتی ہے تو پتا نہیں وہ باہر ٹی وی سے pick کرتے ہیں یا کس طرح کرتے ہیں کہ اتنا دھندلا اور بالکل بھی اس کی proper طریقے سے coverage نہیں ہوتی اور یہ سالہا سال سے اس کو ٹالتے جا رہے ہیں تو میرا نہیں خیال کہ یہ کوئی اتنا بڑا issue ہے۔ اگر آپ تھوڑی سی اس میں دلچسپی لیں تو ہمارے جو صحافی بھائی باہر کھڑے، ٹنگے رہتے ہیں یہاں پر مختلف angles کے ساتھ اسمبلی کے اندر جن لوگوں کی participation ہے وہ بھی عوام کے سامنے جانی چاہئے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس کو pending کرنے کی بجائے اس پر seriously سوچنا چاہئے اور کوئی یہاں پر انتظام کرنا چاہئے کہ الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کے لوگ اندر سے پوری کارروائی کو cover کر سکیں۔ یہ آج کے وقت کا تقاضا ہے۔ میرا خیال ہے اگر آپ اس میں دلچسپی لیں گے تو یہ مسئلہ جلدی حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ٹھیک ہے آپ کی بڑی مہربانی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس میں مزید کیا بہتری لا سکتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس پر کوئی آرڈر تو فرمائیں بے شک آپ reject کر دیا کریں۔ آپ کی زبان مبارک سے تو disposal بھی اچھا لگتا ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب!مہربانی۔ ہمارا پروگرام liveہی چلتا ہے۔ سب سے پہلے اس پنجاب اسمبلی کا پروگرام ہی چلا ہے۔آپ کیا کر رہے ہیں۔ ہم انشاء اللہ اس میں مزید بہتری لانے کی کوشش کریں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!ڈیڑھ سال پہلے بھی یہی بات دھرائی گئی تھی کہ ہم بہتری لانے کی کوشش کریں گے۔ میرے خیال میں آپ کو عوام کے سامنے جانے کا جو خوف ہے وہ خوف آپ کو روکتا ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب!کوئی خوف کسی کو بھی نہیں ہے۔ بڑی مہربانی۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر:اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر15/1132 محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 15/1133 میاں محمود الرشید کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر15/1138 محترمہ باسمہ چودھری اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر15/1142 محترمہ ناہید نعیم کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر15/1143 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے، یہ تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے۔اس تحریک التوائے کار کو ایک ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر15/1158 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر15/1159 میاں محمد اسلم اقبال کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر16/4 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار16/11 میاں محمود الرشید کی ہے کیا یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے؟.it has the same fate اس کے ساتھ بھی وہی اچھا نہیں لگتا کہ

میں ان کے بارے میں کچھ ایسی بات کہوں۔اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/16 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے۔اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/16 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/16 ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ خدیجہ عمر اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 26/16 چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ خدیجہ عمر اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 30/16 محترمہ ناہید نعیم کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 26۔فروری 2016 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔